حدیث کا درایتی معیار

(داخلی فہم حدیث)

(۶)

مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

شرک کی پیوندکاری سے رشتہ کی نورانی خاصیت سلب ہوجاتی ہے

یہ خالص نورانی رشتہ (تار) ہے جس میں شرک کی پیوندکاری اس کی خاصیت کو سلب کرلیتی اور اس کے اثرات زائل کردیتی ہے۔ جوہر انسانیت میں نورانی بنیاد کی وجہ سے مومن و مشرک میں حسن عمل کی صلاحیت ہوتی اور ہر ایک سے کم و بیش اس کا صدور ہوتا ہے۔ لیکن حسن عمل کو بارگاہ قبولیت تک پہونچانے والا وہ رشتہ و تعلق (نورانی تار) ہے جو ایمان باللہ کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے اگر یہ رشتہ ہی شرک کی آمیزش سے خالی نہ رہا تو اس میں حسنِ عمل کو خالص کرنے کی صلاحیت کیوں کر پیدا ہوگی کہ جس کے بغیر قبولیت کی کوئی شکل نہیں؟

پھر اللہ کے ساتھ شرک دراصل اس ذہنی فیصلہ میں آمیزش ہے جو پوری قوت کے ساتھ ذہن میں راسخ ہوتا اور فکر و عمل کی ساری قوتوں پر حاوی ہوتا ہے جب اس فیصلہ میں شرک کی آمیزش ہوئی تو اس کے بعد جس قدر حسنِ عمل صادر ہوں گے ان میں نہ وہ خواص و اثرات پیدا ہوں گے جو ایمان باللہ کا خاصہ ہیں اور نہ نورانی دنیا سے ان کو مناسبت ہوگی کہ اثرات وہاں تک وسیع ہوں۔

روح اور عقل دونوں کی نورانی حقیقت پامال ہوتی ہے

دراصل عقیدہ و بنیاد میں آمیزش سے اللہ و بندہ کے درمیان جذب و انجذاب اور تاثیر و تاثر کی وہ قوت و کیفیت نہیں پیدا ہوتی جو ایمان باللہ سے مطلوب ہے۔ کیونکہ ایمان باللہ کا اصلاً تعلق روح کی نورانی حقیقت سے ہے جس کی ترجمانی عقل کی نورانی حقیقت کرتی ہے۔

روح کی نورانی حقیقت

هی کوة من عالم القدس [1]	عالم قدس کی جانب ایک دریچہ ہے

عقل کی نورانی حقیقت کا ثمرہ

من اشرف ثمرة العقل معرفة الله [2]	عقل کا اشرف ثمرہ اللہ کی معرفت ہے۔

حسن عمل میں جس قدر نورانی خواص و اثرات پیدا ہوتے ہیں وہ اسی نورانی حقیقت کی راہ سے آتے ہیں۔ کفر اور شرک دونوں میں یہ راستہ حسن عمل میں نورانیت پہونچانے کے قابل نہیں رہتا۔ کفر میں وہ دروازہ ہی نہیں کھلتا جس سے یہ نورانیت داخل ہو اور شرک میں آمیزش و پیوندکاری کی وجہ سے نورانی صلاحیت ختم ہو جاتی۔ اسی بنا پر کفر و شرک کی عدم مغفرت اور ان کی وجہ سے کسی حسن عمل کی بارگاہِ قبولیت تک نہ پہونچنے کی وعید ہے۔

کفر سے متعلق آیتیں اور حدیثیں

کفر سے متعلق قرآن حکیم میں ہے:

مثل الذین کفروا بربهم اعمالهم كرماد اشتدت به الريح في يوم عاصف لا يقدرون مما كسبوا على شيء [3]	ان کی مثال جنھوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے اعمال کی مثال "راکھ" کی ہے جس پر آندھی والے دن زور سے ہوا چلی وہ اپنے اعمال سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔
والذین کفروا اعمالهم كسراب بقيعة يحسبه الظمآن ماءً حتى اذا جاءه	جنھوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال سراب (ریت) کی طرح ہے جو میدان میں ہو

---

[1] ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ باب حقیقۃ الروح۔ ماخذ مشکوٰۃ

لم یجدہ شیئاً[1] | جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہونچے تو وہاں کچھ نہ پائے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

قلت یارسول اللہ ابن جدعان کان فی الجاھلیۃ یصل الرحم ویطعم المسکین فھل ذاک نافعہ | میں نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ ابن جدعان جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا اور مسکین کو کھانا کھلاتا تھا کیا یہ چیزیں اس کو نفع دیں گی ؟

رسول اللہؐ نے فرمایا:

لا ینفعہ انہ لم یقل یوماً رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین[2] | اس کو نفع نہ دیں گی کیونکہ کسی دن اس نے نہیں کہا اے میرے رب قیامت کے دن میرے گناہوں کو بخش دے۔

شرک سے متعلق آیتیں اور حدیثیں | شرک سے متعلق قرآن حکیم میں ہے:

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء[3] | بیشک اللہ یہ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے ماسوا جس کو چاہے بخشتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ[1] [2] راغب اصفہانی، الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ [3] ابراہیم ع ۳

حاشیہ صفحہ ہذا

[1] نور ع

[2] مسلم باب الدلیل علی ان من مات علی الکفر لا ینفعہ عمل

[3] النساء ع ۱۸

الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون[1]

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ایمان کے ساتھ ظلم (شرک) کی آمیزش نہیں کی انہیں لوگوں کے لئے امن و اطمینان ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

"ظلم" سے مراد اس جگہ شرک ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ہے:

ان الشرک لظلم عظیم[2]

یقیناً شرک ظلم عظیم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعہ شرک کو اس طرح قریب الفہم بنایا۔

ان من اشرک باللہ کمثل رجل اشتری عبداً من خالص مالہ بذھب او ورق فقال ھذہ داری وھذا عملی فاعمل وادّ الی فکان یعمل ویؤدی الی غیر سیدہ فایکم یرضی ان یکون عبدہ کذلک[3]

اس شخص کی مثال جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ایسی ہے جیسے کسی نے اپنے خالص مال [illegible] سے غلام خریدا اور اس کو بتادیا کہ یہ میرا گھر ہے یہ میرا کام ہے۔ کام کرو اور اس کا نفع مجھے پہونچاؤ غلام کام تو کرتا ہے لیکن نفع اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو پہونچاتا ہے تم میں سے کون ایسے غلام کو پسند کر سکتا ہے؟ (اللہ کو نفع پہونچانے کا کوئی سوال نہیں یہ محض سمجھانے کے لئے ہے)

شرک کی وجہ سے رشتہ کی نورانی خاصیت سلب ہوجانے کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے:

ان اللہ تعالی لیغفر لعبدہ مالم یقع

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی بخشش اس وقت تک کرتا

---

[1] الانعام ع ۹ [2] لقمان ع ۲

[3] ترمذی ابواب الامثال باب ما جاء مثل الصلوٰۃ والصیام والصدقۃ

الحجاب قالوا یا رسول اللہ وما الحجاب قال ان تموت نفس وھی مشرکۃ[1]

ہے جب تک حجاب نہ واقع ہو۔ صحابہ کرام نے سوال کیا کہ حجاب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا شرک کی حالت میں کسی کی موت ہوجائے۔

رسول اللہ سے سوال کیا گیا:

ای الذنب اعظم عند اللہ

کونسا گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔

آپ نے فرمایا:

ان تجعل للہ ندًا وھو خلقک[2]

اللہ کا مقابل تو کسی کو ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھکو پیدا کیا۔

شرک کی بہت سی قسمیں قرآن میں موجود ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معنویت حاصل کرکے مزید تفصیل بیان فرمائی اور ان راہوں کی نشاندہی کی جن سے شرک داخل ہوکر عقیدہ و بنیاد میں فساد پیدا کرتا اور رشتہ کی نورانی خاصیت سلب کرتا ہے۔

شرک خفی کا تعلق نسادیت سے ہے

بعض حدیثوں میں ایک اور شرک کا ذکر ملتا ہے جس کا نام شرک خفی یا معنوی شرک ہے۔ اس میں حسنِ عمل سے اللہ کی رضا و خوشنودی نہیں مقصود ہوتی بلکہ ریا و نمود طلب شہرت و جاہ اور غیر کی محبت و عداوت مقصود ہوتی ہے اس کی بنیاد قرآن حکیم کی یہ آیت ہے:

افرأیت من اتخذ الٰھہ ھوٰہ[3]

کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبۃ

[2] مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات لایشرک بہ شیئًا الخ

[3] جاثیہ ع ۳

یہ شرک فساد عقیدہ سے نہیں بلکہ فساد نیت سے پیدا ہوتا اور اسی عمل کو باطل کرتا جس میں یہ شرک پایا جاتا ہے۔ فساد نیت نورانی رشتہ کے قیام میں مانع نہیں ہے جبکہ فساد عقیدہ نورانی رشتہ کے قیام میں مانع ہے۔ خاکی و مادی اثرات کے غلبہ کی وجہ سے طرح طرح کی مادی خواہشات جنم لیتی ہیں جن کی بحیثیت مجموعی دو بڑی قسمیں ہیں:

(۱) خواہش لذت و شہوت اور (۲) خواہش جاہ و ریاست

خواہشات (جس قسم کی بھی ہوں) کی تکمیل میں چونکہ رضاء الہٰی نظروں سے اوجھل ہو جاتا اور دوسری چیزیں مقصود بن جاتی ہیں اس لئے مذکورہ آیت میں خواہش کو معبود بنانے سے تعبیر کیا گیا۔ اور رسول اللہؐ نے اس کو قریب الفہم بنانے کے لئے شرک اصغر یا شرک خفی کا نام دیا جیسا کہ ان کی تعریف سے ظاہر ہے۔

شرک خفی سے متعلق حدیثیں | رسول اللہؐ نے فرمایا

الشرك الخفی ان یعمل الرجل لمكان الرجل[1]	شرک خفی یہ ہے کہ انسان کوئی کام دوسرے کی وجہ سے کرے
انّ اخوف ما اخاف علی امتی الشرك الاصغر قالوا وما الشرك الاصغر یا رسول اللہ قال الریاء یقول اللہ عزوجل لهم یوم القیمۃ اذا جزی الناس باعمالهم اذهبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا هل تجدون عندهم جزاء[2]	مجھ کو سب سے زیادہ جس کا تم پر خوف ہے وہ شرک اصغر ہے۔ صحابہ نے سوال کیا شرک اصغر کیا ہے — فرمایا "ریا" قیامت کے دن جب لوگوں کو اپنے اپنے عمل کا بدلہ مل رہا ہوگا اللہ ریاکار لوگوں سے کہے گا کہ تمہارے لئے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے ان کے پاس جاؤ جن کے دکھانے کے لئے یہ کام کرتے تھے دیکھو کہ ان کے پاس بدلہ دینے کے لئے کچھ ہے؟

[1] مستدرک حاکم ج ۴ کتاب الرقاق [2] مسند ابن حنبل ج ۵ حدیث محمود بن لبید

خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ھو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال قال قلنا بلی فقال الشرک الخفی ان یقوم الرجل یصلی فیزین صلوتہ لما یری من نظر رجل لہ[1]

ایک مرتبہ ہم لوگ دجال سے متعلق باتیں کر رہے تھے رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے نزدیک دجال سے بڑھکر جو خوفناک ہے کیا میں تم کو اس کی خبر نہ دوں ہم سب نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہے کہ (مثلاً) کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے تو وہ نماز کو محض اس لئے درست کر کے پڑھے کہ کوئی دوسرا شخص اس کو دیکھ رہا ہے۔

اتخوف علی امتی الشرک والشھوۃ الخفیۃ قال قلت یارسول اللہ اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انھم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالھم والشھوۃ الخفیۃ ان یصبح احدھم صائما فتعرض لہ شھوۃ فیترک صومہ[2]

مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ جس کا خوف ہے وہ شرک اور چھپی ہوئی شہوت ہے میں نے (راوی) کہا یارسول اللہ کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرنے لگے گی؟ آپ نے فرمایا "ہاں" وہ سورج چاند پتھر اور بت کی پرستش نہ کرے گی لیکن اعمال دکھانے کے لئے کرے گی۔ چھپی ہوئی شہوت یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص صبح کے وقت روزہ دار ہوگا پھر اس کو شہوت نفس کا تقاضا ہوگا اور روزہ توڑ دے گا۔

من صلی وھو یرائی فقد اشرک ومن

جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک

---

[1] مشکوۃ باب الریاء والسمعۃ

[2] مسند ابن حنبل ج ۴ حدیث شداد بن اوس

صام وھو یرائی فقد اشرک ومن تصدق وھو یرائی فقد اشرک[1] — کیا جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کی خیرات کی اس نے شرک کیا۔

یہ اور اس قسم کی جتنی روایتیں ہیں وہ سب فساد نیت سے متعلق ہیں نہ کہ فساد عقیدہ سے۔ شرک کا اطلاق ان پر مجازاً ہے نہ کہ حقیقۃً۔

نفاق سے محبت کی حس کند ہو جاتی اور کشش مضمحل ہو جاتی ہے — اس رشتہ کی طرف کشش فطری اور اس کی محبت ذاتی ہے جس طرح مقناطیس کی طرف لوہے کی کشش ہوتی ہے اسی طرح فطرت کی کشش اس رشتہ کی طرف ہے لیکن لبا اوقات خاکی و مادی اثرات کے غلبہ کی وجہ سے قلب میں ایک بیماری پیدا ہو جاتی ہے جس کا اصطلاحی نام "نفاق" ہے اس کی وجہ سے محبت کی حس کند ہو جاتی اور فطرت کی کشش مضمحل ہو جاتی ہے۔ جس طرح مخدرات (سست کرنے والی چیزیں) کے استعمال سے اعضاء کی حس ماؤف ہو جاتی اور گرمی و سردی کا احساس باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح نفاق سے اس رشتہ کی حس نورانیت ماؤف ہو جاتی اور محبت کی کشش باقی نہیں رہتی۔

نفاق کا تعلق قلب سے ہے — "نفاق" کا اصل تعلق قلب سے ہے جس کے بارے میں ہے:

مثل نورہ فی قلب المومن کمشکوۃ فیھا مصباح[2] — قلب مومن میں اللہ کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کہ طاق میں چراغ رکھا ہو۔

لیکن قلب چونکہ روح کا محافظ ہے اس لئے روح وعقل دونوں کی نورانی حقیقت نفاق سے متاثر ہوتی اور بعض صورتوں میں بالکلیہ ختم ہو جاتی ہے۔

نفاق سے متعلق آیتیں — قرآن حکیم میں ہے:

---

[1] مستدرک حاکم ج ۴ کتاب الرقاق

[2] شیخ احمد سرہندی مکتوبات مجدد ص ۱۱۳

کلا بل ران علیٰ قلوبھم ما کانوا یکسبون[1] — ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر اعمال کی وجہ سے زنگ لگ گیا ہے۔

ونطبع علیٰ قلوبھم فھم لا یسمعون[2] — ہم ان کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں پھر وہ نہیں سنتے ہیں۔

امام غزالی نے "رین" اور طبع کی یہ تفسیر کی ہے۔

واما الآثار المذمومة فانہا مثل دخان مظلم یتصاعد الی مرآۃ القلب ولا یزال یتراکم علیہ مرۃ بعد اخریٰ الیٰ ان یسود ویظلم ویصیر بالکلیۃ محجوباً عن اللہ تعالیٰ وھو الطبع الرین[3] — آثار مذمومہ مثل تاریک دھواں کے ہیں جو آئینۂ دل کی طرف چڑھتے اور تہ بہ جمتے ہیں یہاں تک کہ آئینۂ دل تاریک ہو کر اللہ تعالیٰ سے بالکلیہ محجوب ہو جاتا ہے اسی کو قرآن حکیم نے رین اور طبع سے تعبیر کیا ہے۔

نفاق سے متعلق حدیثیں "نفاق" پوشیدہ بیماری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حکیم کی آیتوں سے معنویت حاصل کر کے اس کی علامتیں بیان فرمائیں اور شاخوں کی نشاندہی کی مثلاً

تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجھین الذی یأتی ھولاء بوجہ وھؤلاء بوجہ[4] — قیامت کے دن بدترین شخص اس کو پاؤ گے جو دو رخا ہو ان کے پاس آئے تو ان کی سی باتیں کرے اور اُن کے پاس جائے تو اُن کی سی باتیں کرے۔

---

[1] تطفیف ع ۱ [2] اعراف ع ۱۲

[3] امام غزالی۔ احیاء علوم الدین بیان جامع اوصاف القلب

[4] بخاری ومسلم ومشکوۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم

من مات ولم يغز ولم يحدّث به نفسه مات على شعبة من النفاق[1]

جو شخص مرگیا اور اس نے اللہ کی راہ میں نہ کبھی جنگ کی اور نہ کبھی دل میں اس کا خیال گذرا تو وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔

ان المنافق اذا مرض ثم عوفي كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه[2]

منافق جب بیمار ہو کر تندرست ہوجاتا ہے تو اس کی مثال اونٹ کی ہوتی ہے جس کو اس کے مالک نے باندھا اور پھر کھولدیا مگر وہ یہ نہ سمجھ سکا کہ کیوں اس کو باندھا گیا اور پھر کھولدیا گیا۔

آية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان[3]

منافق کی تین علامتیں ہیں (۱) جب وہ بات کرتا تو جھوٹ بولتا (۲) جب وعدہ کرتا تو اس کے خلاف کرتا اور (۳) جب امانت رکھی جاتی تو خیانت کرتا ہے۔

اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا ائتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر[4]

جس میں چار خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں کوئی ایک ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی جائے گی یہاں تک کہ اسکو چھوڑ دے وہ یہ ہیں (۱) جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب عہد کرے تو بیوفائی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔

---

[1] مسلم ومشکوۃ کتاب الجہاد [2] ابوداؤد ومشکوۃ باب عیادۃ المریض وثواب المرض۔
[3،4] بخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق

خصلتان لا یجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین[۱]
دو خصلتیں منافق میں نہیں جمع ہوتی ہیں (۱) اچھی عادت اور (۲) دین کی سمجھ

تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان نقر اربعا لا یذکر اللہ فیھا الا قلیلا[۲]
یہ منافق کی نماز ہے کہ وہ آفتاب کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ زرد ہو کر شیطان کی دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو کر چار چونچیں مار لیتا ہے اور اس میں اللہ کی یاد بہت کم ہوتی ہے۔

نفاق کا اعلیٰ درجہ کفر سے بدتر ہے

نفاق کے بے شمار درجے اور مرتبے ہیں لیکن بدترین درجہ عقیدہ میں نفاق کا ہے جو کفر و شرک سے بھی بدتر ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:

ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم بمومنین یخدعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون[۳]
کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں یہ لوگ اللہ اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ صرف اپنے کو دھوکا دے رہے ہیں اور نہیں سمجھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے۔

کفر اور شرک کی وجہ سے نورانی صلاحیتیں اتنی زیادہ بیکار نہیں ہوتیں جتنی نفاق کے اس درجہ میں ہوتی ہیں اور شر و فساد کا مظاہرہ اس قدر نہیں ہوتا جس قدر اس میں ہوتا ہے اسی

---

[۱] ترمذی و مشکوٰۃ کتاب العلم [۲] مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب التبکیر بالعصر
[۳] البقرہ ع ۲

بنا پر قرآن حکیم میں ہے:

ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار[1] — بیشک منافقین آگ کے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

اس درجہ کے منافقین کا پتہ لگانا بعید مشکل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعور نبوت کے ذریعہ ان کی نشاندہی کی اور بعض کے نام بھی بتائے اور بعض کے لئے فرمایا:

لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط[2] — وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔

نفاق کا ادنیٰ درجہ فسق کے مساوی ہے

نفاق کا ادنیٰ درجہ ظاہری اعمال کے اعتبار سے فسق کے مساوی ہے جس کی بنا پر قرآن حکیم میں ہے:

ان المنافقین ھم الفاسقون[3] — بیشک منافقین ہی فاسق ہیں۔

حضرت حذیفہؓ سے ایک اعرابی نے سوال کیا:

فما بال ھؤلاء الذین یبقرون بیوتنا ویسرقون اعلاقنا[4] — ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے گھروں میں نقب زنی کرتے اور ہمارے نفیس مال کی چوری کرتے ہیں۔

جواب میں فرمایا:

اولئك الفساق[4] — یہ لوگ فاسق ہیں۔

فسق کا تعلق نفس امارہ سے ہے

فسق کا اصل تعلق نفس امارہ سے ہے جس پر شیطان کا عمل دخل ہوتا ہے۔

واما النفس الامارة فجعل الشیطان قرینھا[1] — نفس امارہ کا ہمنشین شیطان کو بنایا گیا ہے۔

---

[1] النساء ع ۲۱ — [2] مسلم کتاب صفات المنافقین

[3] التوبہ ع ۸ — [4] بخاری کتاب التفسیر سورۂ توبہ

لیکن بعض صورتوں میں دونوں کے اعمال کا مظاہرہ یکساں ہوتا اور یہ پتہ لگانا دشوار ہوتا ہے کہ اس کا تعلق قلب کی بیماری سے ہے یا نفس امارہ سے ہے اس لئے نفاق کی تعبیر فسق سے کردی جاتی ہے۔ نفاق سے جو عمل سرزد ہوتے ہیں ہماری زبان میں ان کی تعبیر فساد باطن اور "فسق" سے جو ہوتے ہیں ان کی تعبیر فساد ظاہر سے زیادہ سمجھ میں آنے والی ہے۔

نفاق کے اسباب شاہ ولی اللہ نے نفاق عملی ونفاق اخلاقی کی جو تشریح کی ہے اس سے اسباب نفاق پر روشنی پڑتی ہے مثلاً

(۱) ایمان کا ضعف یعنی قوت ومضبوطی کے ساتھ ایمان ذہن میں قرار نہ پکڑے۔

(۲) رسالت کے بارے میں طرح طرح کے شکوک وشبہات اگرچہ بالکلیہ انکار کے درجہ تک نہ پہونچیں۔

(۳) قلب پر دنیائے دنی کی لذت وہوس کا شدید غلبہ کہ اس میں اللہ ورسولؐ کی محبت کے لئے جگہ نہ رہ جائے۔

(۴) قلب پر حرص، حسد کینہ وغیرہ کا حملہ کہ مناجات کی حلاوت اور عبادات کی برکات ختم ہوجائیں۔

(۵) دنیوی امور کی طرف اتنی زیادہ مشغولیت کہ اخروی امور کی طرف اہتمام کی فرصت نہ رہے

(۶) خاندان وقبیلہ اور اعزا واقربار کی محبت کا غلبہ کہ احکام خداوندی کی پرواہ نہ رہے۔[1]

اصل سبب اصل سبب پہلا ہے اور بقیہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ نفاق میں جس درجہ کا ضعف ہوتا ہے فسق میں اس درجہ کا نہیں ہوتا۔ کبھی فسق ترقی کرکے نفاق کے درجہ تک پہونچتا ہے جس طرح نفاق کا ادنیٰ درجہ فسق کے مساوی ہوتا ہے اس طرح ہر منافق فاسق ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر فاسق منافق بھی ہو

باقی

---

[1] ابن قیم۔ کتاب الروح